السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری بیوی کو پہلے ماہ کا حمل ہے میں کچھ گھریلو مجبوریوں کی وجہ سے حمل گروانا چاہتا ہوں کیا پہلے ماہ کا حمل گروانا صحیح ہوگا ۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

الجواب بعون الوھاب

گھریلو مجبوریوں سے مراد اگر تو معاشی تنگی ہے تو پھر اسقاط حمل ایک حرام عمل ہے کیونکہ رزق کی ذمہ داری اللہ پر ہے وہ ہر نفس کو رزق مہیا کرتا ہے ۔

اس سلسلے میں سعودی عرب کی کبار علماء کی کمیٹی نے درج ذیل فتویٰ صادر فرمایا ہے ۔ :

1- مختلف مراحل میں اسقاط حمل جائز نہیں لیکن کسی شرعی سبب اور وہ بھی بہت ہی تنگ حدود میں رہتے ہوئے ۔

2- جب حمل پہلے مرحلہ میں ہو جو کہ چالیس یوم ہے اور اسقاط حمل میں کوئی شرعی مصلحت ہو یا پھر کسی ضرر کو دور کرنا مقصود ہو تو اسقاط حمل جائز ہے ، لیکن اس مدت میں تربیت اولاد میں مشقت یا ان کے معیشت اور خرچہ پورا نہ کرسکنے کے خدشہ کے پیش نظر یا ان کے مستقبل کی وجہ سے یا پھر خاوند بیوی کے پاس جو اولاد موجود ہے اسی پر اکتفا کرنے کی بنا پر اسقاط حمل کروانا جائز نہیں ۔

3- جب مضغہ اور علقہ (یعنی دوسرے اور تیسرے چالیس یوم) ہو تو اسقاط حمل جائز نہیں لیکن اگر میڈیکل بورڈ یہ فیصلہ کرے کہ حمل کی موجودگی ماں کے لیے جان لیوا ہے اور اس کی سلامتی کے لیے خطرہ کا باعث ہے تو پھر بھی اس وقت اسقاط حمل جائز ہوگا جب ان خطرات سے نپٹنے کے لیے سارے وسائل بروے کار لائیں جائیں لیکن وہ کار آمد نہ ہوں ۔

4- حمل کے تیسرے مرحلے اور چار ماہ مکمل ہوجانے کے بعد اسقاط حمل حلال نہیں ہے لیکن اگر تجربہ کار اور ماہر ڈاکٹر یہ فیصلہ کریں کہ ماں کے پیٹ میں بچے کی موجودگی ماں کی موت کا سبب بن سکتی ہے ، اور اس کی سلامتی اور جان بچانے کے لیے سارے وسائل بروئے کار لائے جاچکے ہوں ، تو اس حالت میں اسقاط حمل جائز ہوگا ۔

ان شروط کے ساتھ اسقاط حمل کی اجازت اس لیے دی گئی ہے کہ بڑے نقصان سے بچا جاسکے اور عظیم مصلحت کو پایا جاسکے ۔ (دیکھیں : فتاوی الجامعۃ: 1056/3)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد3